سوال

(293)ساس کے ساتھ زنا کرنے پر بیوی حرام نہیں ہوتی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے خاوند نے میری والدہ کے ساتھ زنا کرلیا تو مولوی حضرات نے فتویٰ دیا کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے تو اپنے خاوند پر حرام ہوگئی ہے ،اس کے بعد میرے خاوند نے مجھے زبانی اور تحریری طلاق دے دی ،طلاق کے تین ماہ بعد میں نے ایک دوسرے آدمی سے نکاح کرلیا ۔عرصہ ۲/۴سال گزرنے کے بعد اس نے بھی مجھے طلاق دے دی ۔اس کے نطفہ سے ایک بچہ ہے جس کی عمر ۲/۴سال ہے وہ بھی میرے پاس ہے ۔طلاق دی کو ۱/۴ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے ۔اب میں اپنے پہلے خاوند کی طرف جانا چاہتی ہوں یعنی پہلے خاوند سے نکاح کرنا چاہتی ہو میرے لئے شریعت میں کیا حکم ہے ؟ فتویٰ دے کر ثواب دارین حاصل فرمائیں ۔(سائلہ فاطمہ بیگم گرین ٹاؤن لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں بشرط صحت سوال قرآن مجید میں حُرِمَت عَلَیکُم اُمھٰتُکم وبنٰاتِ کُم سے لے کر وَالمُحصَنٰتُ مِنَ النساءِ الاما مَلکت ایمانُکم تک پندرہ رشتے حرام کئے گئے ہیں بیوی کی والدہ ،یعنی اپنی ساس سے بدکاری کرنے کی صورت میں بیوی کو ان میں ذکر نہیں کیا بلکہ ان حرام رشتوں کے ذکر کے بعد فرمایا اُحِلَ لکم ماوَرَاءَ ذَالِکم سورۃ النساء آیت ۲۴ رشتوں کے علاوہ عورتیں تمہارے لئے حلال کردی گئیں ہیں معلوم ہوا کہ ساس سے زنا کرنے پر زوجہ حرام نہیں ہوتی ۔جمہور علماء کا یہی مذہب ہے ہاں حنفیہ کے نزدیک بیوی حرام ہوجاتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک جیسے کسی عورت سے نکاح کرنے سے اس کے اصول (یعنی والدہ ،نانی اور فروع منکوحہ بیوی کی بیٹی پوتی وغیرہ) حرام ہوجاتے ہیں اسی طرح زنا سے حرام ہوجاتے ہیں مگر احناف کا یہی مذہب مذکورہ بالا آیت شریفہ اور حسب ذیل احادیث کے مخالف ہے لہٰذا صحیح نہیں ،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے :

(عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنہَا قَالَت : سُئِلَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَتبَعُ المَرأَةَ حَرَامًا أَيَنكِحُ ابنَتَہَا ، أَو يَتبَعُ الابنَةَ حَرَامًا أَيَنكِحُ أُمَّہَا ؟ قَالَت : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيہِ وَسَلَّمَ : " لَا يُحَرِّمُ الحَرَامُ الحَلَالَ ، إِنَّمَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بِنِكَاحٍ حَلَالٍ " قَالَ إِسحَاق : قَالَ عَبدُ اللہِ بنُ نَافِعٍ : وَبِہِ نَأخُذُ) (۱ : السنن الکبریٰ للبیھقی ج۷ص ۱۶۹ وفتح الباری باب مایحل من النسا ومایحرم ج ۹ ص ۱۹۱)

کہ حرام کو حرام نہیں کرتا کیونکہ شرعی نکاح ہی سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے مگر اس حدیث کا ایک راوی متروک ہے ،لہٰذا یہ ضعیف ہے ۔

(حَدِیث بن عُمَرَ لَایُحَرِّمُ الحَرَامُ الحَلَالَ سنن اِبن ماجۃ باب لایحرم الحلال ج 1 ص 146-قال الحافظ ابن الحجر واِسناده أصلح من الأول أی من اِسناد حدیث عائشة المذكورة) (۲ : فتح

الباری باب ما یحل من النساء وما یحرم ج ۹ ص ۱۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

(عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُما فِي رَجُلٍ غَشِيَ أُمَّ امرَأَتِهِ قالَ : " تَخَطَّى حُرمَتَينِ، وَلَا تُحَرَّمُ عَلَيهِ امرَأَتُهُ) (السنن الکبری باب الزنا لایحرم الحلال ج 7 ص 168)

حضرت ابن عباس ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی ساس کے ساتھ زنی کیا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس نے حرمتیں پامال کیں، تاہم اس زنی سے اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوئی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث پر لکھتے ہیں اسناد صحیح۔ (فتح الباری ج 9 ص 134)

بخاری کے محشی مولانا احمد علی حنفی صحیح بخاری کے بین السطور لکھتے ہیں اسناد صحیح بخاری ج 2 ص 725۔ کہ اس اثر کی سند صحیح ہے۔

الشیخ السید محمد سابق المصری لکھتے ہیں :

قوله تعالى وأحل لكم ما وراء ذالكم فهذا بيان عما يحل من النساء بعد بيان ما حرم منهن ولم يذكر أن الزنا من أسباب التحريم. فقه السنة ج 2 ص 65

کہ آیت :

"وأحل لكم ما وراء ذالكم" میں اللہ نے حرام رشتوں کے ذکر کے بعد حلال رشتوں کو بیان فرمایا ہے اور زنا کو اسباب تحریم میں ذکر نہیں کیا۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :

أبي ذالك ذهب الجمهور وحجتهم أن النكاح في الشرع إنما يطلق على المعقود عليها لا على مجرد الوطء وأيضا فالزنا لا صداق فيه ولا عدة ولا ميراث فتح الباري ج 9 ص 195

کہ جمہور علمائے امت اس طرف گے ہیں کہ زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ شریعت میں نکاح عدم کا نام ہے مطلق وطی کا نہیں، علاوہ ازیں ان میں زنی کی وجہ سے نہ تو زانی ذمہ مہر کی ادائیگی واجب ہوتی ہے اور نہ مزنیہ عورت پر عدت آتی ہے اور نہ اس میں قانون میراث لاگو ہوتا ہے، لہذا حرمت مصاہرت زنا سے ثابت نہیں ہوتی۔

مذکورہ بالا دلائل کی رو سے ساس سے زنا کے ارتکاب سے بیوی حرام نہیں ہوتی، نکاح قائم رہتا ہے اور حنفیہ کا موقف ہر لحاظ سے کچا اور کمزور ہے، لہذا ان کا یہ قول قابل اعتبار اور در خور اعتناء نہیں، پس جن مولویوں نے بیوی کی حرمت کا فتوی دیا تھا ان کا یہ فتوی اگرچہ حنفی رو سے درست تھا مگر مذکورہ دلائل کی رو سے غلط تھا۔ چونکہ اس غلط فتوی کی بنیاد پر آپ کے شوہر نے آپ کو طلاق دی، اس لئے آپ کا نکاح طلاق کی وجہ سے ٹوٹا تھا زنا کی وجہ سے نہیں۔

اب آپ کے بیان کے مطابق آپ کے دوسرے شوہر نے آپ کو طلاق دے ڈالی ہے اور دوسرے شوہر کی طلاق پر سوال نامہ کی تصرح کے مطابق صرف ۱، ۱/۴ ماہ کا عرصہ گزرا ہے، لہذا ابھی عدت پوری نہیں ہوئی مطلقہ غیر حاملہ کی عدت تین حیض ہے۔

وَالمُطَلَّقاتُ يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلاثَةَ قُروءٍ ... ۲۲۸ ... البقرة

اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ....٤ ... الطلاق

لہذا جب تک آپ کو تین حیض نہ آجائیں اس وقت تک آپ اپنے پہلے شوہر کے ساتھ نکاح شرعاً نہیں کر سکتیں اور حمل کی صورت میں وضع حمل سے پہلے نکاح نہیں کر سکتیں۔ عدت (بصورت حیض یا وضع حمل) پوری ہوجانے پر آپ اپنے پہلے شوہر کے ساتھ نکاح شرعاً کر سکتی ہیں اگرچہ حنفی مولوی کے مطابق آپ ایسا نہیں کر سکتیں کہ سابقہ بنیاد قائم ہے مگر نہ ان کا فتویٰ صحیح ہے اور نہ اس کے فتویٰ کی بنیاد صحیح، لہذا ان کا فتویٰ قابل عمل نہیں۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص728

محدث فتویٰ